جذباتِ غم

(از طالب صاحب رحمانی مبارکپوری)

افسوس یہ کیا آج سماں دیکھ رہا ہوں
چھائی ہوئی گلشن پہ خزاں دیکھ رہا ہوں

ہر ذرے کو مصروف فغاں دیکھ رہا ہوں
ماتم کدہ میں سارا جہاں دیکھ رہا ہوں

وہ باغ جہاں صرف بہاروں کا گذر تھا
اف آج اُسے نذر خزاں دیکھ رہا ہوں

گاتے تھے جو کل لطف و مسرت کے ترانے
اب آج انھیں محو فغاں دیکھ رہا ہوں

ہر ذرہ زمیں پر ہی پریشان نہیں ہے
گردوں کو بھی تو گریہ کناں دیکھ رہا ہوں

وہ شیخ محمدؐ جنھیں تھا عشق محمدؐ
مصروف پئے سیر جناں دیکھ رہا ہوں

یہ کہہ کے ہوا محو غم و رنج زمانہ
ہوتے ہوئے مذہب کا زیاں دیکھ رہا ہوں

تھا سنت و قرآں کا جو دلدادہ ہمیشہ
اُف اُسکو نگاہوں سے نہاں دیکھ رہا ہوں

آگاہ کیا جس نے حقیقت کی ادا سے
افسوس کہ بند اسکی زباں دیکھ رہا ہوں

تھا ملتِ بیضا کا جو اک مرد مجاھد
آج اسکے الم میں یہ سماں دیکھ رہا ہوں

کل تک جو رہا رونق صد محفلِ عرفاں
ہے ہے اُسے آنکھوں سے نہاں دیکھ رہا ہوں

دنیا میں ہوئیں کفر شکن جس کی ادائیں
اب ایسے مُوحّد کو کہاں دیکھ رہا ہوں

تھا میکدۂ علم و خطابت کا وہ ساقی
بے کیف سی اب بزم جہاں دیکھ رہا ہوں

اللہ جگہ رہنے کو دے باغِ جناں میں
ہر شخص کے یہ وردِ زباں دیکھ رہا ہوں

دنیائے غم و رنج میں طالب سنِ ہجری
شہید قضا سے ہے عیاں دیکھ رہا ہوں

۱۳۹۰ھ

(بقیہ ص ۸) ۔ رنگ میں اپنے کو رنگ دو۔ اپنی زندگی کے ہر چھوٹے بڑے کام میں اسی کی ذات کو نمونہ بناؤ۔ تمہارا کوئی کام اسکے بتلائے ہوئے طریقہ کے خلاف نہ ہو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو سمجھ لو کہ تم نے اس کی صحیح یادگار منائی اور ماہ ربیع الاولی کی اچھی قدر کی۔ مسلمانو یہ عمل و حرکت کا وقت ہے جشن و یادگار اور برسی منانیکا زمانہ نہیں ہے۔ خدارا خواب غفلت سے بیدار ہو کر اپنے فرائض کو پہچانو اور ہر قسم کی بیجا رسموں اور لغو باتوں سے کنارہ کش ہو کر میدان عمل اور جدوجہد کی دنیا میں گامزن ہو جاؤ کہ نبی اکرم فداہ ابی وامی کی حیات مبارکہ ہمیں یہی سبق دیتی ہے اور درحقیقت دنیا میں وہی قوم سربلند رہی جس نے عمل کی راہ اختیار کی۔ وہ قوم دنیا سے بہت جلد نیست و نابود ہو گئی جس میں ایثار و عمل کا جذبہ نہ تھا۔ پس اگر عزت و سربلندی کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلعم کی زندگی کو اپنے لئے نمونہ عمل بناؤ اور دین و دنیا میں ایثار و عمل کا صحیح نمونہ پیش کرو۔ فقط